سالانہ معہ محصول ڈاک تین روپیہ ... ششماہی ایک روپیہ بارہ آنہ

جلد ۶ | بمبئی دوشنبہ ۸ صفر المظفر سنہ ۱۳۱۹ھ مطابق ۲۷ مئی سنہ ۱۹۰۱ع | نمبر ۱۹

مقدمۂ الجیش

کچھ اور نہیں کیا

کانپور کے مقدمہ کی کیفیت جو پہلے پرچہ میں ازنا باز پتر کا کے نامہ نگار کے حوالے سے لکھی جاچکی ہے کہ مسٹر اف اور دو ہندوستانیوں نے ایک ... عورت بہانہ میں ... کیا اور وہ اب بھی معاف کئے ... مسٹر ... گرفتار تو کرلئے گئے مگر عورت کے بیان سے صرف ہاتھ صاف کرنا ہی ثابت ہوتا ہو جیسے زیور ہی اوتارنا ۔ کچھ اور نہیں کیا ۔ مسٹر اف جو تنخواہ پاتے ہوئے ہیں ۔ اور بعضوں نے اسی حال میں نامہ نگار امرتا بازار پتر کا پر ہتک کی نالش ٹھونک دی ۔ کہ محض تعصب سے جھوٹے ... کا الزام لگایا ۔ ایک پیشی تو ہو چکی ہے ۔ مگر کوئی پیشی کارروائی نہیں ہوئی کہ جس سے نتیجہ کا بحث لکھ سکے ۔

برٹش کا جوش

سلطنت عثمانیہ نے جو غیر سلطنتوں کے ڈاکخانوں کی نسبت نوٹس دیا تھا کہ اپنا ڈھیرا ڈنڈا یہاں سے اوٹھا لو ۔ اب تمہاری کوئی ضرورت نہیں ۔ ترکی پوسٹ آفس کی معرفت چٹھیاں تمکو بھی ملا کرینگی ۔ اسپر دول یورپ کے سفیر بگڑے ہیں اور یہ مدعا پیش کرتے ہیں کہ قدیمی رواج کو ہم کیسے توڑ ڈالیں ۔ غالباً ترکی کی اس درخواست سے کل سلطنتیں چونکی ہی ہونگی گروہ ابھی اسی خیال میں ہونگی کہ معاملہ نازک ہے خدا جانے کیا وجہ کے ترکی گورنمنٹ پر دباؤ ڈالا جائے ۔ لیکن ہماری برٹش گورنمنٹ تو کچھ ایسی جھلائی ہوئی ہے کہ اسکی فضا بھی ضبط نہ ہو سکا ۔ اپنی ہمت و شجاعت کا ثبوت دینے کے لئے دو جنگی جہاز بھیج ہی دئے اسکی غرض یہ ہے کہ ان جہازات کے دباؤ کی جواب طلب کیا جائے کہ کیوں ہماری ہتک کی ۔ وہ قریب پہنچ لیں تو کچھ حال کھلے کہ ترکی سلطنت نے کیا جواب دیا ۔

چھڑ گئی تو غضب ہو جائیگا

ترکی سلطنت سے پوسٹ آفس کے متعلق جواب طلب کرنیکو جو برٹش سلطنت نے جوش میں آکے دو جنگی جہاز بھی روانہ کرد ئے یہ اسنے بالکل خلاف مصلحت کیا ۔ اگر یہ خبر فی الواقع حضرت روٹر کی تصنیفات سے نہیں تو اسمیں شک نہیں کہ گورنمنٹ کی اس حرکت سے سلطنت عثمانیہ میں غلغلہ مچ جائیگا ۔ جیسا کہ گورنمنٹ کو یہ خیال پیدا ہوگیا کہ ترکی سلطنت نے صرف نوٹس سے اسکی عزت و شان میں بٹہ لگ گیا تو کیا سلطنت عثمانیہ ایسی حقیر اور ذلیل ہے کہ اسکو ان دو جہازوں کی گیدڑ بھبکی سے اپنی ہتک عزت کا خیال نہ ہوگا ۔ یونان پر جو ترکی فوج نے صرف ... روز میں فتح پالی ۔ کیا سلطنت عثمانیہ اس فخر کو خاک میں ملا دیگی ۔ خدا کرے کہ یہ معاملہ اوپر ہی اوپر رفع دفع ہو جائے ۔ اگر خدانخواستہ بابعالی کو ذرا بھی جوش آگیا ۔ تو جنگ ہر جانبین ضرور ہی شک نہیں اور اسمیں بھی شک نہیں کہ اس جنگ کی پیچیدگیاں تمام [illegible]

گاؤنٹھی رعایا کی خودسری

ہماری بہادر گورنمنٹ نے جو اپنی رعایا کے تمام ملک اور زمین پر بے دست اختیار رکھا ہے اس مین واقعی بڑی مصلحت ہے۔ گو ظاہر ہے رعایا پایا ہی ہے حاکم حاکم ہی ہے۔ بھیڑ کی لات گھٹنوں تک لیکن عقلمندی کے یہ معنی ہین کہ کسی کو ایسا موقعہ ہی کیون دے جو مقابلہ مین ہاتھ پاؤن پھیلا سکے۔ زبردست ضعیف کو دو چار ہاتھ مار بھی سکتا ہے مگر ممکن ہے کہ ایک ہی ہاتھ کاری لگ جائے اور پھر لیبر دو ڈوبھتی چرپے۔ ریاستوں مین اس بات کا لحاظ نہین رکھا گیا یہ واقعی ایسے اثر خرابی کا باعث ہو سکتا ہے۔ وہ تو یہ غنیمت ہے کہ ان کی رعایا گاؤنٹھی ہے جو یہ نہ ہو مردہ ہوری ہین ایسے ہی ادنیٰ رعایا کے بھی نجیب و نفیس پہنچے ہین۔ اونہین بھلا ہی کیا خاک چہرا ہو سکتا ہے مگر پھر بھی آخر تو دو نیچے پیٹ مین جاتا ہی ہے۔ اگر کبھی تھر زیادہ ہو جائے تو وہ بھی بے مہر ہو سکتے ہین۔ حال کا واقعہ ہے کہ ریاست ہاسپور (قریب شملہ) مین رعایا مین سے چند آدمی طرفان بے تمیزی کر بیٹھے۔ وہ بیچاری گنگی کی روٹی ہتھیا رہنے تھے لٹھ نہ گنوار تھے۔ اوپر محصول اراضی کا روپیہ بہت بڑھ گیا تھا۔ تحصیلدار وصول لینے کے سخت تقاضے کر رہا تھا اور طرح طرح کی دھمکیان دیتا تھا۔ وہ تنگ آ گئے۔ ایسا چاہ وہ سمجھ گیا تھا کہ رعیت کا ہون علاقہ پر روپیہ نہ ادا کر دین۔ چنانچہ علاوہ وغیرہ کہ ہم نے یا دو آنے نامعلوم کے دیار پر ہستی وہ رگ اوان ہو گئے۔ غاشون سمیت پار پیدل ہی دو جگری سے آیا۔ جب ایک دو آدمی چلے سے پہنچے شور گزشت یہ بہ زاری ہے۔ کوئی خوف نہ تھا مشکل پڑی ایک شب دو رنچ ۔ بچے ۔ [illegible]

مورچہ باندھ دیا

اور خود معلوم ہو گیا تھا کہ اس سے پہلے ایک تحصیلدار کیسا گزرنے والے ہین۔ چنانچہ وہ سب معمول گھوڑا کر اڑ کے آگے ادھر سے نکلے۔ یہ بد تہذیب گنوارون کو انہوں نے حلقہ مین لے لیا۔ اونہون نے جو بہت بیری آمین آمین کی۔ اور کہا تم جانتے نہین ہو کہ مین تحصیلدار ہون۔ اونہون نے کہا ہم خوب جانتے ہین۔ ہم کو بھی تحصیل ہی جانا ہے۔ یہ کہکے اونہین کھینچ لیا۔ اور تمام راہ پر گزر فوج پر بیلدار ادھر کر کہون لے۔ ... اب ہی پیادہ بھیجیگا۔ تحصیلدار صاحب نے بہتیری ہین ہین کی مگر انہون نے ایک نہ سنی اور رستون سے جکڑ ڈالا اوسکے بعد چند دہقانی بہادر تقریباً ۱۵۰۰ آدمی ڈاک بنگلہ پر پہنچے۔ اور دیوان کا ہین چند کو آواز دیکر پکارا تحصیلدار صاحب بلاتے ہین۔ وہ فوراً باہر نکل آئے۔ وہ ہنگامہ بے تمیزی کو دیکھکے بہت شپٹائے۔ پوچھا کہ تحصیلدار صاحب کہان ہین انہون نے کہا کہ فلان پیڑ کے نیچے ہین۔ دیوان صاحب کھٹک گئے کہ کچھ دال مین کالا ہے۔ چاہا کہ کھسک جائین مگر باغیون نے انہوں مین انکو بھی پھانس لیا۔ اور یا بدست دیگرے دست بدست دگرے کر کے پیچھے سے پکڑ لے آئے پھر شہر مین جلکے ایک بڑا ہر دو کو پھانس لئے۔ غرض انہون نے خوب اودھم مچایا۔ راجہ صاحب کو جب خبر پہونچی تو انہون نے اپنے ایک کمیٹی کو فہمایش کے لئے بھیجا مگر انہون نے کہا کہ ہم اپنے ادس بھائی کو راجہ بنائین گے جو شہر مین ہے اور انکو پھر وہ کے تخت نشین کرینگے۔ اور یہان یہ بھی بوسی تیہ بنا ہے دینگے۔ راجہ صاحب امدادی فوج بھیجنے بڑی مشکل ہے اور خود گھبرا۔ اور بند رہیس سر سے گذرنے ۔ چپ کیفیت منتظر رہئے۔

ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی

چندۂ جہاز سالیوی

نام	مقام	رقم	معرفت
شیخ اسمٰعیل شیخ محمد فقیر صاحب	دار وقت	[illegible]	عبد الغفور صاحب
کریم اللہ صاحب سوداگر	ہانگ کانگ	[illegible]	
خلیفہ صاحب سان باندرہ	حیدرآباد دکن	[illegible]	ایجنٹ ہندی پنچ
حاجی حسن صاحب	کلکتہ	[illegible]	منشی بشیر صاحب دستی ابراہیم صاحب
چندہ طالبعلم مدرسہ کوکن	″	[illegible]	
کریم بخش صاحب			
شاہ عالم خان صاحب	بلیا	[illegible]	
حافظ محمد اسمٰعیل صاحب	کلکتہ	[illegible]	
عبد الکریم صاحب بنشنر چھپرو دی	″	[illegible]	پیر زادہ صاحب
شیخ خدا بخش صاحب	″	[illegible]	″
شیخ الٰہی بخش صاحب	″	[illegible]	″
شیخ احمد بخش صاحب	″	[illegible]	″
شیخ نبی بخش صاحب دانا پور	″	[illegible]	″
میر اشرف علی صاحب پرتاب گڑھی	″	[illegible]	″
محمد اسحق صاحب منصرم گنجنا	اعظم گڑھ	[illegible]	
منشی لطیف اللہ صاحب	″	[illegible]	
منشی ابو الخیر صاحب امین	″	[illegible]	
رضا صاحب نعیم ایضاً	″	[illegible]	
کالا بخانہ اب	″	[illegible]	
میزان		[illegible]	
رقم سابقہ		[illegible]	
میزان کل		[illegible]	

یہی فوج بہت ہے

آجکل پارلیمنٹ مین فوج کی نسبت خوب بحث ہو رہی ہے۔ اکثر کی یہ رائی ہے کہ اتنی فوج بڑھاؤ اتنی فوج بڑھاؤ کہ تمام سلطنتین ہماری ترقی کا حال معلوم کرکے سکتے مین رہجائین۔ مگر بعض آدمی کہ جن مین ضمنے انسانی ہمدردی کا مادہ کوٹ کوٹ کے بہر دیا ہے۔ یہ عذر پیش کرتے ہین کہ گورنمنٹ جو فوجین اضافہ کریگی اوسکا بار بھی غریب ہندوستان پر ڈالیگی۔ آئے دن کا قحط سالیون نے اوسکا کچومر نکالدیا ہے۔ رہا سہا نئی ٹیکس اوسکو ٹھکانے لگا دیگا۔ اور سچ یہ ہے کہ ہمکو فوج زیادہ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے اور سلطنتون کی فوجین زیادہ ہین تو ہونے دو ہمین کیا اونسے لڑنا پڑا ہے اسلئے یہی فوج بہت ہے لیکن گورنمنٹ اس بات کو تسلیم نہین کرتی۔ اور وہ کیون کرنے لگی۔ اوسکو تو اپنی جڑ بنیاد مضبوط کرنے کا خیال لگا ہوا ہے۔

گورنمنٹ کا نوٹس دھرا ہی رہا

پچھلے ہفتے مسٹر نیل یہان سے ولایت کو روانہ ہی گئے۔ گورنمنٹ عالیہ کا نوٹس اونکو روانہ ہونیکے روز ملا ہمین۔ روانگی سے روکا گیا تہا مگر وہ ایک جوشیلا اور آزاد شخص تہا گورنمنٹ کے روکے بہی نہ رکا اور جواب ایسا دیا کہ جسکو پڑھ کے یہی سمجھ مین آتا ہے کہ مسٹر نیل نے گورنمنٹ کے نوٹس کی کچھ حقیقت نہ سمجھی۔ مسٹر نیل [illegible] گورنمنٹ کو لکھتے ہین کہ اخبار تو چھپنے نا واقفیت کیوجہ سے نہین ... اور اب تحقیقات ہوئی تو یہ نہین معلوم ہوا کہ کل گورنمنٹ سے اخبار ون بلکہ گورنمنٹ عالیہ سے ہندایا تو اپنا اخبار ... اور اگر یہ اختیار میں ہو تو گورنمنٹ عالیہ ہی اون ... معاملین ... کہ گورنمنٹ بھی ... اخبار دیرینگی ملنے مین آ بھی

اب تم جانو تمہارا کام

برٹش فوج نے جو جرمنی فوج کا ہر موقع پر ساتھ دیا اور اوسکو ہر جنگ مین کامیابی ہوئی تو وہ آپے سے ہی باہر ہو گئی۔ جرمنی افسر کو جو ہماری گورنمنٹ نے کل طاقتون کی فوجون کا حاکم بنا دیا۔ تو اس سے وہ افسر سبکا حاکم ہی بن بیٹھا۔ ضرورت بے ضرورت لگا دھاوے مارنے۔ فرانس اور روس کی فوج تو پہلے ہی علیحدہ ہو گئی تہی۔ امریکا کی فوج بھی اوس جل ہی ہی۔ جاپان اپنا راگ الگ ہی الاپ رہا ہے بس ایک ہماری ہی گورنمنٹ کی فوج جرمنی فوج کی پشت پناہ رہ گئی تہی۔ مگر جب اسنے دیکھا کہ جرمنی افسر تو انگریزی فوج کو ہی ہر موقع پر آگے دھر دیتا ہے تو اسنے پہلو بچا لیا۔ اور جرمنی سے صاف کہ دیا۔ کہ بس بہتیا۔ اب تم جانو تمہارا کام۔

اب امید ہے کہ چین کا پیچھا آسانی سے چھٹ جائے۔

کل رعایا سے بیزاری

شہنشاہ جرمنی کی تجویز جسے پارلیمنٹ نے نامنظور کیا ہے شہنشاہ کے غصہ کی آگ بھڑک رہی ہے اس نامنظوری کا تو انہون نے پارلیمنٹ کو اسیوقت مزا چکھا دیا یعنی یکلخت اسکو اوڑا دیا مگر اس سے ٹھنڈک نہین پڑی شہنشاہ جرمنی کو اپنی کل رعایا اور اراکین کی طرف سے وہم ہو گیا ہے کہ یہ مجھکو کچھ نہین سمجھتے اسلئے انہون نے غصہ میں آکے عام نوٹس دیدیا ہے کہ یا تو وہ ہمدردی اور میری عظمت کے قائل ہو نیکا عملی طور پر ثبوت پیش کرین ورنہ میں روسی فوجی امداد سے سبکی دھجیان اوڑادون گا۔ اس نوٹس سے تمام رعایا مین پریشانی پھیل گئی۔ اور وہ شہنشاہ کو مخبوط الحواس سمجھنے لگی۔

الامان والحفیظ

چینی جنگ مین یورپ نے خوب ہی خوب حوصلے نکالے۔ وہ بڑہ بڑہ کے ہاتھ مارے کہ بے نام خدا کا۔ چنڈو باز چینیون مین کچھ حرارت تو ہے ہی نہین جو وہ جوش مین آکے دو دو ہاتھ کی ٹہراتے چنڈو کے چھینٹون نے اونکی آب حیثیت کو فنا کرڈالا ہے۔ پہر وہ کیا خاک مقابلہ کرین۔ کبہی مزاج سے چوکے تو دو چار دو لتیاں جھاڑ دین۔ اور پہر چپ چوپ ہوگئے۔ یہی وجہ ہی کہ دل یورپ کی فوجون نے اونھین گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پہینک دیا اور خوب خوب دل کا ارمان نکالا۔ لیکن خیر اور قومون نے تو پہر بھی رحم کھایا۔ روسی فوج ایسی ظالم ہے کہ اوسکو ذرا بھی ترس نہ آیا۔ صرف جولائی سنہ ۱۹۰۰ء کی روسی فوج کی سفاکیوں کی جو رپورٹ چھپی ہے اس سے معلوم ہوا کہ اوس نے دس ہزار منچوریا ... کو کاٹ کے پہینکدیا۔ جن مین

مرد۔ عورت۔ بچے

سب شریک تہے۔ پہر مقام بلاگو ... کے قریب ۵ ہزار پر ہاتھ صاف کر ڈالا۔ پہر مقام ... کے ۵۰ ہزار باشندون کو جلا وطن کر دیا۔ اون بیچارون مین جو کمزور ہین وہ فاقون سے مر رہے ہین اور جو تندرست ہین وہ محکمہ ریلوے مین مزدوری کرکے پیٹ پال رہے ہین۔ غضب ہے کہ کام بہی وہ روسی ریلوے کا ہی کرسکتے ہین۔ کیونکہ اور کہین انکے لیے رزق ... روسی افسران کی سنگدلی کی وجہ سے اس حالت مین بھی اون کی مٹی خراب کرتے رہتے ہین۔ تعجب ہے کہ اور طاقتین بھی ان بیکسون کے لیے کچھ سفارش نہین کرتین۔

ہم دیتا ہون کیونکہ ... لئے چکا دون۔

ہیضہ خان نے رستم ہند کو دے ٹپکا

موت بھی اللہ میاں نے کیا چیز بنائی ہے کہ یہ انسان کے تمام کمالات اور بہادری پر دم کے دم میں ایسا پانی پھیر دیتی ہے۔ کہ گویا وہ کچھ تھا ہی نہیں۔ غلام پہلوان کی شجاعت اور زور سے کون واقف نہیں ہے۔ کیسے کیسے دیو ہیکل پہلوانوں کو نیچا دکھا کے اوسنے اپنا غلام بنالیا۔ اور خدا جانے ابھی وہ کتنوں کے غرور ڈھاتا۔ مگر افسوس ہے کہ کلکتہ میں اوس کی موت کھینچ لے گئی۔ اور وہاں ہیضہ خان نے ایسا دے پٹکا کہ اب قیامت تک وہ کروٹ بھی نہیں لیسکتا۔ ۲۷ مئی کو غلام پہلوان قید ہستی سے آزاد ہوا اور لفٹنٹ تار اوس کے معاشر پر اطلاع بھیجی گئی۔ وہاں سے لاش کی طلبی ہوئی۔ غالباً ۲۸ کو لاش روانہ ہو گئی۔ خداوند کریم مرحوم پہلوان کو بلند رتبے عطا کرے۔ اور واقعی وہ ہے بھی اسی قابل کیونکہ باوجود ایسے پیشہ کے وہ بڑا ہی نیکبخت۔ اور نمازی تھا۔ رحمدل اور منکسر المزاج بھی پرلے سرے کا تھا۔

اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

مسٹر ریلے نے جو مسٹر سینل کے سر پڑے ہوئے ملزموں کو بالکل بری کر دیا۔ اوسکی نسبت بنگالی اخبار لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ نے جو فوراً ہی اونکی ترقی کر دی۔ اسکا تو یہی مطلب ہے کہ گورنمنٹ نے اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے کا معاملہ کر لیا ہے۔ اور واقعی بات یہ ہے کہ ایسی اونچی ترقی کر دینے سے عوام کو یہی شبہ ہو سکتا ہے کہ لفٹنٹ گورنر سے مسٹر ریلے نے پہلے ہی یہ بات کر لی ہوگی۔ اور گورنمنٹ نے وعدہ کر لیا ہوگا کہ ہماری مرضی کے مطابق فیصلہ کرو تو ہم تم کو انعام دینگے۔ ایسا ہی مسٹر سیٹرکیج کا زمانہ بھی ہوا۔ اور پھر انہوں نے مسٹر سینل کو سزا دی اور ادھر وہ چیف جج ہو گئے

واہ کیا کامیابی ہے

جنگ ٹرانسوال کے متعلق جو فوجی افسر بطور مخبرین کے خبریں بھیجتے رہتے ہیں۔ وہ ہماری سمجھ میں تو کیا آسکتی ہیں۔ غالباً پارلیمنٹ کے بڑے بڑے سر والے بھی ان معموں کا حل مشکل سے کر سکتے ہوں گے۔ اور ہمیں عجب الٹ پھیر ہوتا ہے۔ ہم تو کیا عجب نہیں جو بعض وقت ان لوگوں کی عقل بھی چکر کھا جاتی ہو۔ جنگ ٹرانسوال کی نسبت ہمارا تو پہلے ہی سے یہ عقیدہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ ہی کی فتح ہوگی۔ اور بہت کچھ ہو بھی گئی ہے اور سیکڑوں خبریں بھی ایسی ہی آچکی ہیں کہ بس اب مارا۔ مگر بوئر کمبخت ایسے سخت جان ہیں کہ کسیطرح مرتے ہی نہیں۔ مسٹر براڈرک نے خود اس الٹ پھیر کو تعجب کے ساتھ ہوس آف کامنز میں بیان کیا۔ لارڈ کچنر تو ایسے ہی تسلی بخش رپورٹ بھیجتے ہیں کہ جس سے ثابت ہوتا ہے بس اب وہاں کچھ کام نہیں رہا گنتی کے بوئر رہ گئے ہیں انکا مار لینا ہی کیا ہے مگر سمجھ میں نہیں آتا یہ کیسی کامیابی ہے کہ جسقدر سرگرمی کیساتھ ڈھونڈھا جاتا ہو ہمیں لانیکی کوشش کیجاتی ہے اسیقدر

نزلہ کا رُخ بیڈ ووڈ پے

مسٹر سینل کی خستہ حالی اور بقصور معطلی کی وجہ سے جو اہل بنگالہ نے ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور اسکے لئے بنگالی گیت بنائے گئے۔ گورنمنٹ اونکی جانچ پڑتال کر رہی ہے۔ مسٹر بڈ ووڈ نے مسٹر سینل کے فیصلہ کو منسوخ کیا ہے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ مسٹر سینل کے ہمدردوں کو بھی ناک چنے چبوا دئے جائیں یا یوں ان بنگالیوں کا سخت مخالف ہے وہ کہتا ہے کہ انکو قرار واقعی سزا دیجائے کیونکہ انکو مسٹر سینل کی ہمدردی مقصود نہیں بلکہ صرف یہی مقصود ہے کہ باغیانہ خیالات کو ترقی دیں۔ مسٹر سینل نے جو تحریر دائر کیے اور لفٹنٹ گورنر کو کامیاب

بیچارے صوفی کو پیس ڈالا

بزرگوں نے سچ کہا ہے کہ جب دن بُرے آتے ہیں تو در و دیوار بھی انسان کے دشمن ہو جاتے ہیں صوفی انبا پرشاد سابق ایڈیٹر جامع العلوم کے نام سے زمانہ واقف ہے جس زمانے میں انکا ستارا عروج پر تھا بڑے بڑے رئیس اسکی بیباکانہ تحریروں کی قدر کرتے تھے۔ اور سبھات کا بھی خیال رکھتے تھے کہ ہماری بدعنوانیوں کی خبر اوسکو نہ پہنچ جائے مگر ادبار جو اس کے دن بُرے آئے تو گردش آسمان نے اسکو ایسا رگڑا کہ ویسا ہی کر دیا۔ ریاست رامپور کے کیس میں تو ایسے تین سال کی قید معہ جرمانہ (۱۰۰۰) ہو ہی چکی تھی اب ریاست لنہ چورہ کے مقدمہ میں بھی اوسی غریب پر وبال آیا۔ ۳ سال قید سخت اور ۲ سال قید محض کی سزائیں اسکو دیگئیں اب کیا کر کے اخبار نویسی کرے۔ اور کیا گورنمنٹ کی بخشی ہوئی آزادی سے فایدہ اوٹھائے۔ ہم تو کہتے کہ اگر ایڈیٹر سو الفرض بچ جائے تو اسکو سزا دیکا دیجائی تو محض عبرت کیلئے۔ فتا فی الحلخانہ تو نہ کیا جائے۔

کچھ نتیجہ نکلے تو بات ہے

ہمکو یہ سنکر بڑی خوشی ہوئی کہ ضیاء الملت والدین امیر عبد الرحمان خان والی کابل نے شاہ ایران کی خدمت میں ایک مطلا حمائل شریف بطور ہدیہ ارسال کی ہے اسکی جلد ۳۰ ہزار پونڈ کی ہے خالص طلائی ہے اور پونے ۲ انچ موٹی ہے۔ علاوہ عمدہ نقاشی کے اسمیں ۸۶ زمرد ۱۲۲ لعل ۱۰۹ ہیرے جڑے ہوئے ہیں۔ یقین ہے کہ شاہ ایران امیر صاحب کی خلوصیت کی دل سے قدر کرینگے اور اسکے بڑھانے اور مضبوط کرنے کی کوشش میں لگ جائینگے امیر صاحب جو طلائی تاج و سم تبرکاً ہے یہی منشا ہو کہ تمام اسلامی سلطنتیں اپنا اپنا ہم نشان ہو جائیں اور دراصل یہ بات

اب بھی اوڑا دیتے ہیں

ابھی تو ذرا بھی شک نہیں کہ ڈچ ہماری بہادر فوج کے مقابلہ میں بقیہ دن کاٹ رہے ہیں۔ اور دانتوں سے ہاتھ کاٹ کاٹ کے کھا رہے ہیں۔ کمبخت ہم اس سخت گمراہی کو نہیں جانتے کہ جس میں انگریزی کو خود ہی چھیڑ کے جنگ کیلئے آمادہ کرا لیا۔ اور اس بات پر پھر وہی پیچ و تاب نہیں کھاتے اور وہ ہی … ملک میں نہ سامان و لشکر نہیں بچتے بلکہ تمام دول یورپ کی فوجیں اپنے دل میں الامان والحفیظ کہہ رہی ہیں۔ … ہنگامے … ہماری خدا سے دعائیں مانگتی رہتی ہیں کہ … لیکن انگریزی فوج سے ہمارا پالا نہ ڈال دیجیو۔ اور فوجوں کا دیکھنا ہی کیا ہے۔ وہ کمبخت تو انگریزی کے خیال سے خواب میں چونک چونک اٹھتے ہیں۔ اور حیران و پریشان ہو کے جان بچانے کے واسطے جا بجا بل تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ غرض ان میں مقابلہ کی تاب تو در کنار ٹھہرنے کی بھی طاقت نہیں رہی۔ انگریزی فوج کی فتوحات کا آج کل کیا شمار ہو سکتا ہے۔ جدھر نکل گئی بھاگا بھا … چھین لیا۔ ڈچوں کو سوائے ادھر ادھر بھاگنے کے اور کچھ کام ہی نہیں۔ لیکن یارو یہ سمجھ میں نہیں آتا اس کمزوری اور ناتوانی پر کچھ … دکھاتا ہے۔ ڈچ اپنی مردانگی سے باز نہیں آتے جیسا کہ … چالاکی اور کہنہ مشق بدمعاش ہیں ویسے ہی اپنی صفائی دکھاتے ہیں کہ آنکھ بچا … کا … ہی وہ اپنی صفائی اس طور پر دکھاتے رہتے ہیں کہ ابھی … اور انہوں نے ہماری بہادر … چالاکی … لگا تو … پانچ … جا … گا۔

رہ رہ کے یہ ہیں گھستے ہیں

واسطے کمبخت ڈچوں کے دل میں کیا سما گئی ہے کہ بار بار موقعہ پانے میں کیپ کالونی ہی میں گھس گھستے ہیں صاحب ان سے کچھ ہوتا ہوا تو خاک بھی نہیں کیپ کالونی میں وہ بے دھڑک بلا گھس آئے۔ اور انکے میدانوں میں یوں ہی ذرا اچھلے کودے۔ اور جہاں ہماری بہادر فوج کی گھڑ گھڑاہٹ سنی چٹ سر پر پاؤں رکھکے رفو چکر ہو گئے۔ وہ مقابلہ میں جم کر تو دو دو ہاتھ کیا خاک کریں گے … بھی دو چار دو لتیاں نہیں جھاڑ سکتے۔ اور خواہ مخواہ ہی جان کی پڑ جاتی ہے۔ آجکل ہماری بہادر سپاہ … کو … مورت نظر آتا ہے۔ وہ کمبخت ایسی … ہیں کہ اسپر بھی وہ اپنی مردانگی کے ثبوت دینے سے باز نہیں آتے۔ اپنی ہٹ پر شروع سے آخر تک اڑے ہوئے … ہیں کہ جیسے ابتدائے جنگ میں تھے۔ ہماری بہادر فوج اس فکر میں چکر لگا رہی ہے کہ ڈچوں کو دنیا سے نابود کر دے۔ یا کم از کم اتنا تو ہو جائے کہ جو مقام ذرا آسایش کے ہیں۔ وہاں پر اب … قدم نہ رکھیں۔ اور … اسی فکر میں لگے ہوئے ہیں کہ کیپ کالونی … میں … ایک بڑی جمعیت انگریزی فوج … اڑ جائے۔ اور باقی … ہیں … آٹھ سو فوج … کیپ کالونی کے علاقہ میں گھس آئے … تو دیکھ کر مٹھی بھر تو فوج ہی اور … چلے ہیں کہ … نکل جائے تو تمام انگریزی … صاف کر دیں اسلئے … کیپ کالونی … ہیں۔

نئے سال کا دھچکا

پچھلا سال تو آفت کا بھرا تھا ہی مگر یہ سال بھی قیامت کا معلوم ہوتا ہے۔ ظالم نے آتے ہی تو ہماری پیاری مادر مشفقہ ملکہ وکٹوریہ کو اوڑا دیا۔ اور پھر ہمارے بہادر رعایا پرور۔ شہنشاہ … کمبخت موذی نے لقمۂ اجل کر دینے میں ذرا بھی کسر نہیں رکھی تھی۔ مگر مثل مشہور ہے جسکو خدا رکھے اوسے کون چکھے۔ دھچکا تو ایسا بیٹھ جاتا کہ کم از کم چولیں ضرور ڈھیلی ہو جائیں۔ مگر خدا نے ہمارے پیارے بادشاہ کو اوسکے … میں سے ایسا صاف نکال لیا کہ جیسا بچہ ماں کے پیٹ میں سے نکل آتا ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم ۲۲ … کو شاہی … میں سوار ہو کر کہیں تشریف لیجاتے تھے۔ … سولنٹ میں پہنچے تو طوفان کا وہ زور ہوا کہ آگبوٹ غوطیاں کھانے لگا۔ پانی کے جھکڑوں سے ریلے چلے کہ جہاز کا مستول تو الگ ہی قلابازی کھا گیا۔ اوسکے بعد جہاز بھی چکر کھا گیا۔ وہ تو یہ خیر ہو گئی کہ ایک ہی چکر میں وہ چکر سے نکل پڑا۔ اگر دس پندرہ منٹ بھی اوسی آفت میں پھنسا رہتا۔ تو بس بیڑا ہی پار ہو جاتا۔ ہندی رعایا بچاری … دھاڑیں مار مار کے یہ کہتی … مگر خدا کا ہزار شکر ہے کہ ہندی رعایا کی خوش قسمتی سے پیارے بادشاہ کا بال بھی نہ بیکا ہوا۔ بلکہ چہرہ تک پژمردہ نہ ہوا۔ حالانکہ وہ یہ جانتے تھے کہ … پانی کا … پانی کے جھکڑ سے نکلے سلامت بہ ناز و شوکت … خوشی … بیٹھے ہیں … لنڈن واپس پہنچے … ہندستان کے مسلمان … موقع پر … وہ کبھی نہیں … بہتر … کا موقع اور … ملیگا۔

مکرکہ آیرانی

یہان تو ہر روز محرم ہی غم روزی مین
فکر جسکو ہو نپا کی وہ جانے ہولی

آہو ہو ہولی کا دن ہر مکان سے آج ہوتی ہے پکی رنگ رنگ نہ جانے لنگور کی شکل بنا ہوئے دیکھیے حضرت رو سامنے سے ایک بھنگیا چلا آتا ہے۔ ہولی کے حضرت کے آنے ہولی کے حضرت کے آگے کی آواز لگاتا ہے۔ ایک شخص بہت بنا ہے۔ خوب بنا ٹھنا ہے یہ۔ شیطان مجسم نظر آتا ہے۔ اگر کی ایک ایک مسک ہو لوگون کو ہنساتا ہے۔ ایک اور حضرت بانکے چھیل چھبیلے رنگیلے مجمع مین سے نکل کر آئے۔ یہ الفاظ زبان پر لائے۔ مین چاہتا ہون کہ آپ چار ایسے شخاص لائیے جو بڑا شر میلا ہو۔ بڑا بیحیا ہو۔ بڑا اچھا مرد ہو۔ بڑا نامرد ہو۔ بھوت ایکطرف کو لپک کر گیا۔ اور جھپا کے سے ایک حسین دلکش نازنین کو ساتھ لایا۔ اور سکو اوسکا گھر اوکھلا کر چلتا یا حضور وہ شخاص حاضر ہین۔ یہ چار در اکر کر لیجیے کیون ہمارے سامنے اور تو یون بیٹھا ہے وہ منہ پھیرے آپ بیٹھے ہوا ہوا اوسکی تفصیل کرو۔ ورنہ یاد رکھیو تمہکو جلاوطن کر دونگا۔ ناحق ناپید کر دونگا۔ بھوت جھیدو کر بولا کہ آپ نے میری عقل کو خراب میزان مین تولا۔ بنا بھائی وہ چار اشخاص کی صفتین جنکو آپنے طلب فرمایا اس ایک عورت مین موجود ہین۔ یعنے شرمیلی اسقدر ہے کہ اگر کوئی غیر مرد آئے تو جھٹ گھونگٹ ڈالتی ہے لیکن نزدیکی کے وقت حیا کو سلام کرے۔ بیحیائی سے بات کہے۔ جو امر وایسی کہ جس بات پر اڑ جائے ممکن نہین کہ شوہر اوس سے ہٹ جائے۔ اور ڈرپوک ایسی کہ اگر رات کو ہی حاجت ہو گو باہر کا دروازہ بند ۔۔۔ کی نزدیک رہیگے اور ہر لحظہ اسی کا خیال ۔۔۔

ہے کرکری ہو ۔ اوہر دیکھو ہے ۔ اوپا ہو بپلے پڑا ہے جتنا اب تو خیال ہمارے یہان آیا ۔ اور سنیے آپکے مستحق انعام بنا یا وہ غیب باوہ صاحب ہیں نام با شرین نے وار دی ۔ اور ایک جیتھیرون کی لڑی لے کے گلے ڈال دی ۔ پچکاری چلی ۔ اور حاضرین کی سواری پر ہولی آن ہولی آگے بڑہی ۔ گو جب پوری ہولی یاد نہین ہے لیکن جتنی ذہن نشین ہو گئی ہے اوسکے بتانے مین کچھ عذر نہین ہے ۔

ہولی سے پہلی آئی عرض سنیو جیتائی

جب سے ہوا انگریزی بسپر ٹری تباہی	پڑھ پڑھ کے انگریزی تھیٹر میں منگائی
ریت سب بہانت جھڑائی	عرض سنیو چلائی
بچے ڈرپا جامہ پنتے جاکٹ سی بنائی	بیٹھن بین بیچون ہیشے ٹھاٹھ دکھائی
دھن انگریزی مائی	عرض سنیو جیتائی
رنگ گلال میرے اڑ کر پچکاری بچائی	رنگ پانی سرد زہر کیا دہیات پھائی
ملیں جہ جعیت بھائی	عرض سنیو چلائی
کون بچے یلیسی لون گلائی ہائی	سیاہ بلی پیر شہر تہذیب ذو لگو سمائی
چھوڑے سلیم شاہی	عرض سنیو جتائی
گھر بیچا انگریزی جیب بہیر لگائی	نکٹ ہند دل بیچی زر اگر مخر جیتائی
ڈیم فول کہیا لے آئی	عرض سنیو جتوائی

الراقم

انقلاب ایسا زمانے کو ہوا تھا نہ کبھی
رنگ جو آج زمانیکا ہے ایسا تھا نہ کل

ہمقلم

مسٹر ایے آر میرٹھی از بریلی ۔

سرسری نظر

گجرات مین غریب لوگ گہاس کہا کہا کر گذارہ کرتے ہین ۔ گہاس کو چاول اور بہدی مین ملا کر ستکر پیتے ہین ۔ مگر دوہری گہاس ۔ ادہر کہائی ۔ اودہر رام ڈہائی ۔ ہیضہ ہو گی ۔ جو ہی سے ہیضہ کا ہیضہ ثابت ہے ۔ بیچارے بھاگی ۔ گہاس کہ لوگون نے پیٹ مین زہر دیا اور انکا ۔۔۔

ولیس نکالا ۔ اونہون نے اسکو کہا یا ہے ۔ انکو گلا چلنے بہار کے برابر میزان بدلنے کے دونون باٹ کیسے ہون ۔ اور پھر پورے (حسرت باز ار برکا دہارا جا) اگر سیٹ ۔ لارڈ کرزن صاحب بہادر ولایت کو رپورٹ بھیجی ہے کہ ہندوستان مین دوسرا قحط پڑ نیکو ہے ۔ اس تار دہشت آثار کو پڑھکر ہولناک بلبلی چمین پیدا ہو گئی ہے ۔ ابھی یہ تو فضول اور بے فضول ہے ۔ اگر ہم دریافت کرین یا پوچھین تحقیقات کرین جستجو کرین کہ قحط کیون پڑتا ہے ۔ کس وجہ سے پڑتا ہے ۔ کہان سے آتا ہے ۔ کیونکہ دیلبی کمیشن نے سب کچھ معلوم کر لیا ۔ لیکن افسوس اسبات کا ہے کہ ولایت کے انسان بجائے ترحم کے ہماری حالت کو حقارت کی نظرون سے دیکھینگے ہنسی اڑائینگے ۔ دل مین کہینگے کہ بڑے لپاٹے ہین ۔ روز ہی قحط پڑنے لگا ۔ آئے دن سیکا رونا وہ جھوٹ اور بالکل جھوٹ ۔ کیا معنے جہان سو چنا چین رو رہے چلا آرہا ہے ۔ اوس ملک کی یہ درگت ہو ۔ ہرگز نہین ہرگز نہین ۔ قحط کیا ہوا ۔ خاص بزرگون کی لڑائی ہوئی جو کسیطرح ختم ہونے مین آتی ہی نہین ۔ اچھا صاحب ہم آپ ہی سے دریافت کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص بھوکا سے مرے دبا جاے مگر اپنی مفلسی کا اظہار کرتا ہے ۔ تو کیا آپ اوسکی بات کا اعتبار کرینگے ۔ آپ بڑی زور کے ساتھ جواب دینگے "نہین" بعینہ یہی حالت ہماری ہے ۔ بس سچ ہیے جان جائے سمجھ لیجیے ۔

مسٹر کین نے (خدا اونکو رکھے رہتی دنیا تک) پارلیمنٹ مین یہ سوال پیش کر دیا ہے کہ ہندوستان سے دیگر ممالک کو غلہ کی روانگی مین کمی کیجائے ۔ کیونکہ ایک یہی سب آسان ترکیب ہے جس سے بغیر ایک پیسہ کے خرچ کئے قحط کی شکل بھوت کے سے معدوم ہو سکتی ہے (باغیر ہو ا) دیکھیے کیا ظہور مین آتا ہے ۔

مہنگ ڈیوٹ اوس شخص کو کہتے تھے جو بریک ۔۔۔ ہوتا تھا ۔ لیکن یہ خود بوت نے ہمیشہ کا کیم ۔۔۔

شخص ثابت کردیا ہے کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی اگر آئندہ سے یہ نقد ایک نمبر کار ہوشیار شخص کیواسطے مخصوص کیا جاسکے۔

بنگالی ماشاءاللہ گولا رو۔ شکی بات شکم رسید کرنے کرنے پر بھلا ہے تو کسوقت۔ جبکہ مردم شماری کا ٹھسک ٹھاک ہو گئی۔ سکتہ میں پہل سے گارڈی ناروا مارے شہر کاسی لوگ گنتی میں بیٹھا کے بدہضمی دکھایا۔ دیکھا غضب ہوا سرکاری لوگوں سنے مردم شماری میں شاہدان بازاری کو بیرہ دکھایا۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ ازدواج ثانی کا رواج نہ ہونیکی وجہ سے بہت برائیں موجود ہیں۔ اب تو کچھ ٹھکانا نہ رہیگا۔ لیکن کی کا زکور سبلے ماشالی دکھایا جا سکے جناب ا۔

ایک نیم مسلمان نے اپنے دوست کو بجائے سلام کرنے کے ولایتی ٹوپی سر سے اوٹھا لی۔ اسپر دوست کے ہمراہیوں نے پوچھا کہ حضرت انہوں نے اس طرح سے کیوں سلام کیا۔ دوست نے جواب دیا کہ انہوں نے انگریزوں کی صرف فیشن کی تقلید کی ہے اور عمدہ عادات کی نہیں۔ جس کے وجہ سے ہر جگہ ذلیل ہوتے ہیں۔ لڑکوں کی ٹوٹو ہے سنتے ہیں اسلئے ٹوپی اوٹھا کر پہ انکار کرتے ہیں کہ میری کھوپڑی کی خبر رہے۔

مسٹر اے آر میر بھی از بیکلی

گر ہمین مکتب ست و این ملا
کار طفلان تمام خواہد شد

مسجد ناخدا کے ایک مدرس کی بابت کسی بھلے مانس طالبعلم کا شکایتی خط آیا ہے سطر نمبر ہے سوم ہمکو اسکی کوئی بحث سے دل دکھ صرف لکہ دو ہی

صاحب ہیں۔ اور علم کے سچے طالب ہیں لہذا وہ خط ناظرین کی دلچسپی اور مولوی صاحب کی توجہ کے لئے بجنسہ شایع کر دیا جاتا ہے۔

جناب پنچ بہادر صاحب السلام علیکم۔ آپ کو ہم دیکھتا ہوں کہ آپ خدا کا کام میں بہت تیز رہتا ہے۔ اس سبب میں آپسے ایک عرض کرتا ہے وہ یہ کہ ہمارا اس خط کو خدا کے واسطے اپنا اخبار میں چھاپ دو انشاءاللہ ثواب دیگا۔ جناب پنچ بہادر صاحب کلکتہ میں ایک بہت بڑا مسجد ہے وہ ناخدا کا مسجد کا نام سے بولا جاتا ہے اوسمیں کئی جو مدرس ہے للہ پڑھانے کو مسجد کا طرفسے نوکر رہا ہے تاکہ غریب لوگ مفت پڑھا کرے سب مدرس روزمروز پڑھاتا ہے لیکن ایک مدرس ناما سامنہ میں گوشے کا داغ شاید آپ لوگ گوشے کو چیچک کہتا ہے۔ بس ہی گوشے داغ والا مدرس نہیں پڑھاتا ہے ہم جب جاتا ہے اوسکو نہیں پاتا ہے بس سبق نہیں ہوتا ہے ہم چلا آتا ہے جب کبھی اوسکو پاتا ہے تو دیکھتا ہے کہ طلبا ر بیٹھا ہے ہم بھی بیٹھا ہے اور مولوی صاحب دوسرا آدمی سے گپ کرنے کرتے جب بیٹھا ہو جاتا ہے ہم لوگ سے بولتا ہے اور جلدی پڑھو تم کو پڑھا کے ہم مدرسہ عالیہ پڑھانے جائیگا۔ بس جلدی جلدی کچھ پڑھایا کچھ نہ پڑھایا اور مدرسہ عالیہ چلا جاتا ہے اتوار اور جمعہ کو چھٹی رکھتا ہے اس کے سوا کبھی آیا کبھی نہ آیا اور اگر کبھی آیا بھی تو دوسرا آدمی سے گپ کرتا ہے طلبا بیچارہ منہ دیکھتا ہے بس آپ کا خدمت میں ہم عرض کرتا ہے کہ ہمارا اس خط کو چھاپ دو تاکہ جو روپیہ اوسکو دیا جاتا ہے وہ بیکار نہ جاوے اور مولوی صاحب حرام کھانے سے بچے اور طلبا کا سبق پورا کریں۔ ہم پھر عرض کرتا کہ آپ انشاءاللہ ثواب دیگا واسطے

ہمارا اس خط کو اپنا اخبار میں لکہدو فقط والسلام۔

ایک طالبعلم

دگرگون حال عالم ہو گیا ہے آمد محرم کی
الٹنے کو صفیں گھر گھر صفیں بچھنے لگیں ماتم کی

محرم کا مہینہ بھی اسلامی دنیا کے لئے عجیب در دبھرا مہینہ ہے محرم کا چاند نکلتے ہی تعزیہ داروں کے گھر پر تڑ تڑا ڈھب ڈھب ہونے لگی مرثیہ خوان کلبلا کر نکل پڑے۔ بعض گھروں میں چولہوں پر توے چڑھنے بند ہو گئے بعض حضرات نے گھروں میں کہانا پکانے کی تعطیل کرلی۔ صبح ہوئی اور سر کے مین تسبیح اور ہاتھ میں چھڑی رومال سنبھالا اور مجلس کا راستہ لیا۔ نہ حضرات ائمہ معصومین کا خیال نہ مصائب کا دھیان بلکہ شیرینی کے لالچ کہ دوہرا حصہ ملیگا جناب کیطرح چھوٹ چھوٹ اور آوندگی کیطرح پھوٹ پھوٹ رونے لگے۔ اس محرم میں لالچی بندوں کا ابھرنا بھی سال بھر تک قابل یادداشت ہوتا ہے۔ واللہ عجیب تو اس بلا کے دلگی باز محرم کی پیدائش ہوتے ہیں کہ مجلس میں پہنچ کر ہی درس بانچ رنگین زرا ہوا کر دیکھکر ٹشوے بہانے لگتے ہیں۔ بعض حضرات تو ایسے ملکہ دی سے رنگ ڈوبے ہوئے ہوتے ہیں کہ اگر آنکھیں ووہا ڈبونے سے کوئی آنسو نہیں ٹپکتا تو آنکھوں میں خط لگا کر آنسوؤں کی وہ جھڑی لگاتے ہیں کہ پناہ رب کی۔ اگر آنکھ جاتے تو جاسکے لیکن یہ ہرگز نہ جائے جیسے کے ٹرے سلامت چاہئیں اور دہر خان بہادر آنکھ بنا تو اسے زندہ رہیں سینکڑوں انہیں نشتر لگاتے تیار رہ جا ہی کی ... بہائی جن کو حضرت قیمتی مرتبت سے ... [illegible]

اور کل امام اس حضرت سید الشہداء علیہ السلام سے خصوصیت کا تعلق ہے وہ لوگ تو بیشک محرم کو نام لیتے ہی رو دیتے ہیں۔ اول تو محرم کا مہینہ ہی مہینہ ہی قدرت نے اس رنج والم کا بنایا ہے کہ خواہ مخواہ طبیعت آہ و بکا کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے انہیں پر کیا موقوف ہے۔ بلکہ سب اشجار و طیور و خار و نباتات و کل ترہ خلد و ارم و بحر و برد جنت و کوثر و جن و ملک و مہر و سپہر و مہ و اختر درویش و سلاطین و تخت و تاج و تخنور

نہ ارض میں بیٹھ کر یہ کوئی سر پر سماں ہیں سب رو رہے ہیں اولاد پیمبر کی عزا میں + ہائے یہ وہ مہینہ ہے کہ شہید کربلا کے مصائب پر خون کے آنسو بہانا ہم لوگوں کے لئے باعث فخر اور نجات عقبیٰ ہے۔ افسوس ہوا ہے جب سے سلیمان و ہر زمین شہید و شیمون کی خبر جانور نہیں رکھتے + ہوائے بد حال اور مومنین کے کہ ظاہر و بناو حسنگار اور شب تاب سے ماتم کرتے ہوئے چوک اور بازاروں میں نکلنا اور رنڈیاں بازاری کے گھروں کے سامنے اپنی سینہ زوری دکھانے کے لئے سڑک پر سینہ کس طرح گرد جانا ستم ہے کہ نہیں! مرثیہ خوانی میں وہ وہ چوٹیں لینا اور دیکھی اور تیل تالیں لیکر تان سین کو قبر میں بیوقت بھیجنا کرنا ظہر ہے کہ نہیں! آپس میں مذاق کرنا گھروں کی طرف پھبتیاں اور لیتا اون کی طرف سے دو چار بیوقت کی سنکر دل ٹھنڈا کرنا غضب نے ظلم کہ نہیں! افسوس آج کے دن میدان کربلا میں کس قدر مظالم اور خونریزیاں ہوئیں۔ ناظرین اگر آپ لوگوں نے معرکۂ کربلا کے واقعات سب دل سے پڑھے ہوں گے۔ تو خود آج کے دن وہ وحشت انگیز سین آپ لوگوں کے پیش نظر جو جانا ہوگا۔ افسوس ہم لوگ مصنوعی کہلاو رہ

ہیں ٹو پیر سے ڈنڈوے ڈال کر اس طرح کی رنگ رلیاں مناتے ہیں۔ شرم! شرم! شرم! ہم لوگوں کے در رحم جو بلیو بلیک کی سیاہی گر گئی ہے یا تار کول کو پلاسٹر ہو گیا ہے تو خداوند کریم اب کو بجائے پیر سوپ وغیرہ کے اپنی آپ رحمت سے کندی اسٹری کر کے اسکو اچھی طرح کلیا بے بولو تین بار آمین۔

س۔م۔ن۔ا۔ا۔ نہٹوری۔ از پشاور

جو دھپو میں بھی آگھسے

بہادروں کے بہادر پنچ بہادر فریاد سے آگھسے۔ ہاں لگے نشہ آگھسے۔ آگھسے یہ آگھسے۔ وہ آگھسے۔ ایلو وہ آہی گھسے۔ میاں خیر تو ہے۔ آج کہیں دماغ پہ گرمی تو نہیں چڑھ گئی۔ یا گدی میں عقل تو نہیں سما گئی ہے۔ جو مجذوبوں کی سی بڑ مار رہے ہو یہ کیا جہل گفتگو ہے۔ کر آگھسے۔ آگھسے۔ آ گھسے اور یکایک آگھسے۔ مرد سعدی "نہیں توبہ مرد ضد"۔ کچھ تو موہنہ سے بولو سرے کمبلو۔ کہ کون آگھسے۔ کہاں آگھسے۔ نام بھی کیسا کہیں تمہارے گھر چوٹ آ گھسے۔ یا پلس والے سپاہی فی الفور آ گھسے۔ یا کہیں جھنوں میں شرم آگھسے۔ یا برساتی مچھروں میں لنگال آگھسے۔ یا شہباز کبوتروں میں گدھ آگھسے یا بعض میکش ساہو ہنس سدہ آگھسے یا کہیں ہندو بنیا زار آگھسے۔ یا پرست افیمی نما آگھسے۔ میاں جلد بتلاؤ افسوس ہے۔ کہ اس قدر قافیہ ردیف کی بوچھاڑ کرنے پر بھی بجا مقصد ہے۔ بہا میں بیٹھا یا۔ مدیر گرفتہ ہاتھ پکڑ کر ہر کس و جنس اسی سے کوئی جا ملا

یا نہیں۔ بس میں تو عرض کر چکا۔ کہ حضرت سلامت آگھسے۔ لاحول ولا قوۃ۔ پھر وہی خرگوش کی تین ٹانگ۔ اچھا تو کیا شہر میں کمبخت قاطعی آگھسے یا بھنگیے ایڈیٹر باجی آگھسے۔ یا بالی گوودار سکے سنے آگھسے۔ یا نجیلو میں باجی کمینے آگھسے۔ یا دفاتر میں بابو رزیل آگھسے۔ یا کورٹ میں جاہل وکیل آگھسے۔ یا تاڑی کی غرض میں ٹھرا آگھسے یا مردوں میں نامرد آگھسے۔ حضرت۔ اب آپ یقیناً بغیر کامل تحقیقات کے میرا پیچھا نہ چھوڑیں گے۔ جی ہاں بیشک۔ تو آنجناب کی طرف کون رجوع کر چکے سے سنئے اسئے۔ وہ کیا۔ کہ آگھسے وہ تو مانا آگھسے مگر کون۔ ارے میاں۔ مفتی صفوت حسین پنچر جن کو کسطرح سے بڑے بندوبست کے ساتھ دلیس نکالا دیا گیا تھا وہ پھر چند اصحاب سندی و نیچری والیہ شیعہ وغیرہ کی مدد سے منشی شکور الحسن صاحب کے ہاں۔ یدیا سال میں آگھسے۔ اور پہر انہوں نے وہی طرح کی مخبری اور پولیٹکل کارروائیاں شروع کر دی ہیں۔ اور اب کی دفعہ ان کارروائیوں کے لئے ان کی ایک کمیٹی قرار پائی ہے جسمیں کہ اکثر مذکورہ لوگ شریک ہیں۔ خدا ان کو بہت جلد یہاں سے رفع دفع کرے۔ ورنہ آج کے لئے اس سے بہت بڑا نقصان ظہور میں آویگا۔

خیر خواہ عالم۔ نور شاہجہان آباد ثاعبدم آباد

بٹہ دار تیندوے کی جھپٹ

۱۸ مئی کی شب کو ایک تیندوا عجیب قسم کا مہو ضلع رائی گنج تحصیل حیدرگڑھ میں گھس آیا۔ اس کے گے تین ایک خوبصورت پیلا تہا تو دیکھے یوں میں دو بچے گرا جا۔ قرینہ

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی شیر دل سنگھ جی
بھیا نے کو پال رکھا تھا۔ وہ ہر موضع میں آتے
ہی وہ پانوں کے کھیتوں میں جا گھسا۔ اور جاتے
ہی اُس نے تین تنبولوں کو جو کہ پان
کی حفاظت کر رہے تھے اپنا منہ لال کیا۔ اوس
روز تو اوس نے اونہیں تینوں پر قناعت کی پھر
دوسرے دن ایک گائے کو مار ڈالا۔ تیسرے
دن راجہ بھگوان بخش کو کہ جس کے تعلقہ میں یہ
واردات ہوئی تھی۔ خبر کی گئی راجہ صاحب موصوف
نے قریب تین سو کے آدمی جمع کئے تلوار اور برچھی
کا خوب انتظام کیا لیکن بندوق کا انتظام اچھا
نہ تھا۔ ایک پاسی مسمی لالہ رام سروپ نے جاتے
ہی ایک فیر اوڑایا مگر چونکہ بندوق کارتوسی
نہ تھی اسوجہ سے دوسرے فیر کے ساتھ بھرنے
کی ضرورت پڑ گئی۔ چیتہ کے جسم پر پہلے فیر کی گولی
کا دھبہ تک نہ پڑا۔ اوس نے جوش میں آ کے
لالہ صاحب پر بڑے زور سے حملہ کیا۔ لالہ جی
کی بندوق ابھی بھری بھی نہیں گئی تھی مگر اونھوں
نے مشکش کرنے کے لئے بندوق کا منہ سیدھا
کر دیا لیکن اس سے کیا ہو سکتا تھا چیتہ نے ایک
ہی جھپٹ میں لالہ صاحب کی پشت کا گوشت نوچ
لیا۔ اس کے بعد ایک آدمی کا ہاتھ اور ایک آدمی
کا پیر کاٹ لیا اور ایک آدمی کو سخت زخمی کیا اور
اوسی دن وہ وہاں سے چل پڑا۔ گھیرا ڈالنے
والے باوجودیکہ تین سو تھے مگر اوس کو نہ روک
سکے اگر ایسے لوگ جنگ ٹرانسوال میں بھیجے
جائیں تو سوائے اوئی اللہ کے اور کیا کریں۔
ل ق

سید غلام مصطفےٰ
از منگلپور تحصیل حیدرگڑھ
ضلع بارہ بنکی

مفقود الخبر کی تلاش

منشی محمد علی حسن خلف منشی کرامت حسن صاحب
ساکن شیخپورہ ضلع مونگیر عمر ۲۰ سال۔ میانہ قد
سانولا رنگ۔ ریش و بروت بھر کر۔ عرصہ چار
ماہ سے شہر کلکتہ محلہ سندریا پٹی سے مفقود الخبر
ہیں منشی صاحب مذکور الصدر علوم انگریزی فارسی
و عربی میں ماہر اور کسی قدر بنگلہ بھی جانتے ہیں۔
جن صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو براہ مہربانی اطلاع
دیں (راقم فتح علی سوداگر چرم شیخپورہ
ضلع مونگیر)

معرکہ آرائی

دوستوں کے دوست پنچ دشمنوں کے
دشمن پنچ اخباروں کے سرتاج پنچ ایسے پنچ
ویسے پنچ ڈبل سے پنچ بہادر دام شکستہ۔
تسلیم کے کمپلمنٹ کے لچھو آداب کے
مجمع سلام کے وائسن پاکٹ میں بھر لیجئے۔ ہا ہا
ہا ہا ہا ہر بار سمجھئے۔ پالے ہوئے ہیں۔ اچھوں
کے پالے پڑے جس کو کہیں نہ ملے آپ سے
پالے۔ قہ قہ قہ قہ کہئے مزاج شریف۔ مدت
سے مزاج پرسی نہ ہوئی ہم اچھے تم اچھے
یار اغیار اچھے بھائی بہن اچھے سسرال نے
لچھے ظفر دال والے اچھے خط والسلام
مورخہ ۲۳ جنوری ۱۳۱۹ھ۔ ایں یہ کیا ہوا۔
خدا بھی نہ لکھا۔ تاریخ کی ٹکر لگا دی۔ خیر تاریخ
ملاحظہ فرما کر دستخط راقم کی تلاش نہ کیجئے اور
کسیکو کروانے کی تکلیف بھی نہ دیجئے بلکہ دینے
دلانے سے دور ہی رہئے تو انسب ہے۔ اچھا
تو پھر کہو گاڑی سے کیسے آنا ہوا۔ عجیب گھامڑ
ہو رات دن ٹانگیں توڑتے پھرتے ہیں اور
پوچھتے ہیں آنا جو منی دار ہے بھی گلستان
تو پھر ہی نہیں چلے کان پکڑ ہنسے۔ شتر مرغ دونوں
ٹانگوں دونوں پاؤں سے مچھوں کو پکڑ کے ہو کر
چل پھر کرنے کو آمدن آنا کہتے ہیں ہاں ہاں
جانا جاتا۔ وہ وہ کیا منطق لڑائی ہے۔ بات کیا
ہے عقل و ہوش کی لڑائی ہے۔ دیکھو اب سر کس
کون آ رہا ہے ہاں کوئی منشی صاحب معلوم ہوتے
ہیں نہیں جی یہ تو کچھ گڑبڑ سا معاملہ ہے
منشی کہیں مارواڑی نما پگڑی سجھتے ہیں وہ
تو سچ مگر مارواڑی کہیں منشی نما اندر بھی رکھتے
ہیں آتے میں ایک آواز آئی۔ ہم ہیں ہم۔ اچھا
کیا کام ہے۔ اسوقت تو یہی کام ہے کہ آپ سے
کچھ کام نہیں۔ ذرا سر ہلا دو تو لو ہو گئے بور ہے
جی ہاں پھر سے کرتا ہوں۔ بے آداب گستاخی
معاف۔ آ۔ داب آ۔ داب ا۔ داب۔ مزاج اچھا
ہے مسہل کب لیا تھا۔ منضج کی کب ٹھہری تھی۔
ابھی وقت نہ کرو۔ خواہ مخواہ بیمار بناتے ہو۔ ابھی
لٹھ ماروں تو پہلے مجھے پھر آپ کو دست پر دست
شروع ہو جائیں۔ یہی لٹھ تو بری چیز ہے اور
اوپر دست آنا جہاں مٹی کا تماشا ہو جائیگا۔
لیجئے مفت سُن لیجئے کیا یاد کرو گے۔

پنچاہ خیالات

مجھے پنچ سے نسبت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
ہم آگے تھے سو ہیں الفت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی مضمون نگار پنچ ہیں فقط نمبر انا
نئی صورت نہیں صورت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
زمانہ نے نہ دی فرصت نہ لکھا حال کچھ اپنا
وگرنہ طبع میں جدت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
بہت سی ہجو کریں کہائی ہیں دنیا جہاں ...
مگر سے دے کے وہ حالت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

امیر الاخبار سے یہی بہار پرچہ ہے زمانہ کا
نمونہ دیکھیں یہ نسبت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
مگر اس کا ایڈیٹر وہ نہیں جو مفت دے کس کو
سخن کی قدر اور قیمت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
بہت عرصہ کہ یاروں نے سلامی بھی نہیں جھاڑی
کہ بے پروائی کی عادت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
کئی اخبار نکلے ہیں کئی اسرار آتے ہیں
ہمارے پنچ کی شہرت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
پرچے اُڑ نہ جائیں صفحۂ قرطاس سے ابدل
دم تحریر بیان سرعت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
وہی رنگین مضامین ہیں وہی شیرین کلامی ہے
بہار پنچ کی رنگت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
خدا شاہد خریداری کی مدت تک نہ جیب ہر ان کے
دل حیران میں حسرت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
ہمیشہ بیبی کے آنے جانے سے سکھتے ہیں
بجستی شہر ہے زینت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
اُٹھا کرتے ہیں فتنے سینکڑوں پر بیٹھ جاتے ہیں
کہ خرچ پیر کی خصلت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
نصیحت پنچ کی سن لو نہ یہ سمجھو مسلمانو
کہ اپنی شان اور شوکت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے
سر میدان نہ آئیں گے نہ آئیں گے نہ آئیں گے
کہ وہی گوشۂ عزلت جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

جو پہلے تھا سو اب بھی ہے

ہم تبرک و ہم زینت

مکہ شریف۔ مدینہ منورہ۔ بیت المقدس۔ کربلائے معلیٰ کے نقشے ہمنے اعلیٰ درجہ کے رنگین خوبصورت منگائے ہیں۔ یہ نقشے چوکٹھے جڑوا کے اونکو مکان میں لگایا جاوے تو آرائش مکان اور اسکی زینت دوبالا ہو جاتی ہے وہ نقشے اس خوبی سے بنے ہوئے ہیں کہ اگر ذرا بھی نگاہ جما کے دیکھو تو بے تکلف اصلی نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔ نقشے چونکہ چھوٹائی بڑائی میں مختلف ہیں اور یاروں کے کام کی عمدگی میں کم و بیشی ہے اس لئے قیمتیں بھی مختلف ہیں۔

نمبر	نام مقامات	قسم کام	عرض انچ	طول انچ	قیمت
۱	مکہ معظمہ	طلائی	۲۲	۳۱ ½	عہ/
۲	مدینہ منورہ	”	”	”	للعہ
۳	مکہ معظمہ	رنگین روغنی	۱۵	۱۹ ½	۱۲/
۴	مدینہ منورہ	”	”	”	۱۲/
۵	مکہ معظمہ	ڈھیمی روغنی	۱۲	۱۶	۱۰/
۶	مدینہ منورہ	”	”	”	۱۰/
۷	بیت المقدس	طلائی	۱۵	۱۹ ½	۱۰/
۸	[illegible]	”	”	۳۰	عہ

المشتہر عبد الرحمن آزاد مقیمہ فروخت بہار دربار سے لیجئے

کتب دینیات

الفرائد المعتنی والمستغنی [illegible]
[illegible] علم [illegible]
مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی
[illegible] تصنیف ہے حقیقت تو یہ ہے کہ
[illegible] قیمت [illegible]
[illegible] آپ [illegible]
[illegible] کتاب [illegible] عالم [illegible]
[illegible]
بھی۔ دیگر [illegible]
میں [illegible] مسائل اعتقادی ہو
دین جنکی علما کرام سے دریافت
کرتے اور اعتبار کر جواب لکھتے وقت
[illegible] کتابوں سے [illegible]
کی ہر وقت ضرورت [illegible]
کتاب کے دیکھنے سے عام لوگ [illegible]
[illegible] جواب [illegible]
[illegible]
مسئلہ کا جواب [illegible]

کتب تواریخ و طب

تاریخ دلچسپ بڑی عمدہ تاریخ [illegible]
تاریخ بابل و نینوا۔ بابل و نینوا کے
حالات اور انکی بربادی کے واقعات
عمدہ طور سے درج ہیں قیمت ۸
تاریخ سراندیپ لنکا کے عجیب
غریب حالات درج ہیں قیمت ۲
تاریخ اندلس قیمت ۸
مجربات عجائب یہ وہ نادر اور
عجائب کتاب ہے جسے نامرد و نکمو
اور بڈھوں کو جوان جوانوں کو نوجوان
اور مستورات کو حسن و خوبی میں فوق بنا دے
ہے قیمت فی جلد ۸
محافظ عاد۔ اس کتاب میں تمام
[illegible] علامات اور مجرب
نسخے درج ہیں قیمت ۸
توضیح [illegible] سب خوبی ہے
[illegible]
[illegible]

مدرسہ [illegible] الدین — [illegible] — [illegible] صاحب [illegible]

اسلامی دنیا

جاوا سے ابکی دفعہ ۲۰ ہزار مسلمان حج کرنے آئے۔ **شام سے** مدینہ منورہ کو ۔ دروز میں محمل پہونچی ہر ریلوے تیار ہو جانے پر یہ مسافت دو دن میں طے ہوا کریگی۔

دولت علیہ نے صنعا اور جدیدہ کے مابین تار برقی کی ایک جدید شاخ قائم کی ہے جس کے ٹیلیگراف آفس مقامات جبلہ اور مضیق میں کھولے جائینگے۔

بلگریا سے ۳۰ بلگیرین مفسدوں نے ۳ مارچ کو جمعہ بالا کے قریب ترکی قلمرو میں داخل ہوئے تھے مگر ترکی فوج نے فوراً وہاں پہونچکر دس مفسدوں کو تو تلوار کے گھاٹ اتارا۔ اور باقیوں کو بھگا دیا۔ ترکی دستہ کا کوئی آدمی ضائع نہیں ہوا۔

ترکی اخبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یمن کے شریر ترین قبیلہ زرکی نے جو بال و متاع اپنی پچھلی یورش میں علاوہ قرب و جوار سے لوٹ کھسوٹ کر کے لگا رکھا تھا۔ ترکی فوج نے وہ تمام اسباب قبیلہ مذکور سے چھین لیا ہے۔ ساحل یمن پر ایک چھوٹے سے قصبہ میں حفاظتی چوکی تو قائم ہو گئی ہے اور وہاں عنقریب ایک قلعہ اور بارکیں بھی تعمیر ہونگی۔

اخبار ثمرات الفنون سے معلوم ہوا کہ مراقش میں باغی فرقہ گرفتار کر لیا گیا ہے۔ تمام رہنے مقام طنجہ میں مقید ہیں اور شیخ مار المینین سوس سے مراقش کو آگیا ہے۔

ترکی تارپیڈو کشتی موسومہ شہاب کا انجن افسوس کہ جب وہ بندرگاہ سالونیکا میں تھی یکایک پھٹ گیا۔ اس حادثہ سے ۲ اہل کشتی مجروح ہوئے دس نفر ہلاک اور ایک بحری افسر صدمہ کے غیر معمولی احساس اور دماغی ضرر پہونچنے کے باعث دیوانہ ہو گیا۔

جاسوسوں کی رپورٹیں

ایک اور ترکی فوج کا حصہ [illegible] کیمپ ہ [illegible] میں داخل ہوئی ہے یہ فوج مقام [illegible] تک پہنچ گئی ہے۔

کوریا نے جاپان کو ۵۰ ہم۔ ایکڑ زمین [illegible] سے دی ہے کہ اس میں اپنا سنٹر قائم کرے۔

آئرلینڈ کی مردم شماری سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں ۴۴ لاکھ ۵۰ ہزار ۲۴۵ کی آبادی ہے۔ سابق مردم شماری کی بہ نسبت ۳۵۲ فی صدی کی ترقی ہوئی۔ مگر سابق مردم شماری میں اس سے پہلے کی بہ نسبت اس سے زیادہ ترقی ہوئی تھی۔ سکاٹ لینڈ کی آبادی ۴۴ لاکھ ۹۰ ہزار ۵۰۹ ہے۔

مشہور امریکن کروڑ پتی مسٹر کارنیگی نے [illegible] ملین پونڈ ایڈنبرگ۔ گلاسگو۔ سینٹ انڈروز اور ابرڈین کی یونیورسٹیوں کے سکاچ طلباء کی مفت تعلیم کے لئے وقف کئے ہیں۔ انگلستان اور آئرلینڈ کے طلباء اس سے مستثنیٰ ہیں۔

سینٹ پیٹرز برگ میں ایک نیم سرکاری رپورٹ شائع ہوا ہے کہ امسال زار روس کی سالگرہ کی تقریب مقام [illegible] پر منائی جائیگی۔ اس میں قیصر کی کوئی خاص غرض نہیں ہے۔

ایک سرکاری رپورٹ شائع ہوا ہے جو مظہر ہے کہ اپریل میں ترکوں کے ۱۰۵ سپاہی مقتول ۱۱۵ مجروح اور دو ہزار ۱۰۳ مقید ہوئے۔ ابتداء جنگ سے اب تک کل ۱۲ ہزار ۳ [illegible] ترک ہمارے ہاتھوں قید ہوئے۔

[illegible] کے قریب [illegible] کے یہاں سخت فساد ہوا۔ [illegible] کے ۱۲ جاپانی

مجروح ہوئے فوج نے ۳ مرتبہ حملہ کیا [illegible] جس سے تین جاپانی مقتول اور چند مجروح ہوئے۔ ۱۱ جاپانی گرفتار ہوئے ہیں۔ مقام [illegible] پر ۱۵ ماہ حال کو [illegible] جنگ ہوئی [illegible] فوج کے ۵ سپاہی اور ایک افسر مقتول اور ۵ سپاہی مجروح ہوئے۔

کرنل کریب نے مقام [illegible] پر [illegible] اور [illegible] کی فوجوں کو شکست دی۔

امریکن فوج کے [illegible] سے روانہ ہوتے وقت بہت جوش ظاہر کیا گیا۔ بہت سے برٹش جنرل اور افسر جمع ہوئے تھے۔ ایک راجپوت جنرل [illegible] کے گارڈ آف آنر ہوئی تھی۔

[illegible] کے [illegible] سے جس فساد کا ذکر تھا وہ مقام [illegible] کے شاہی [illegible] میں وقوع آیا۔

مسٹر [illegible] نے اپنے ریمارک میں بیان کیا کہ باوجود جنگی ضروریات کے اب ہمارے پاس اس قدر سامان جنگ موجود ہے کہ ابتداء جنگ میں بھی اتنا نہ تھا۔ اور علاوہ ازیں ہر ہفتہ کئی ملین گولے بڑھائے جاتے ہیں۔

سینٹ پیٹرز برگ کے بلوہ میں سواروں نے بلوائیوں پر دو مرتبہ حملہ کیا۔ مگر دونوں مرتبہ ان ہی بلوائیوں نے پسپا کر دیا۔ ۶ سوار مارے گئے۔ اسی وقت دوسرے کارخانوں میں ہڑتال ہوئے مگر ان کی تفصیل کے ظاہر کرنے کی ممانعت ہوئی ہے۔

[illegible] کہا کہ فوجیں چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں منتشر ہو گئی ہیں۔ اور اب جنرل [illegible] کی فوجوں سے ہم کو کوئی مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

ہندوستان میں [illegible] کے محصول [illegible] کیا جاتا [illegible] شفاخانہ [illegible]

ایک نابالغ عورت [illegible] بھاگنے کے جرم میں [illegible] حوالات ہے۔

[illegible] کے قلعہ [illegible] کی دیوار کثرت بارش گر پڑی۔ سرحدی پولیس کا ایک سپاہی دب کر مر گیا اور دو مجروح ہوئے۔

جبل پور میں پردہ نشین مستورات کی تعداد کی دستگیری پر ۹۴ ہزار روپیہ خرچ ہوا تھا۔

حیدرآباد گوداوری ریلوے کا آخری مقام سکندرآباد تھا۔ اسکو بڑھا کر خاص حیدرآباد تک لے آئے ہیں۔

[illegible] کی جگہ مسٹر جسٹس [illegible] قائم مقام چیف جسٹس الہ آباد کے مستقل تقرر [illegible] میں ہوگا۔

کلکتہ کے ضلع [illegible] میں جمعہ گذشتہ کو ناجائز نمک بنانے والے پکڑے گئے ہتھیاروں سے مقابلہ کیا گیا۔ [illegible] بلوہ ہوا۔ انسپکٹر [illegible] کے سر میں چوٹ کا بال بال بچ گئے۔ ہندو [illegible] اور [illegible] کی [illegible] گرفتار ہوئے۔

اسیطرح متصل [illegible] ایک گاؤں میں ۶۰ مجرم پکڑے گئے ناجائز نمک بناتے تھے۔ مقدمات چلیں گے۔

[illegible] سرکاری خزانہ میں ۱۰ ہزار کا غبن منکشف ہوا۔ ملزم [illegible] ڈپٹی کمشنر وغیرہ [illegible] نقصان رقم [illegible] ملازمان خزانہ سے وصول ہوگا۔ [illegible] جرم میں اکثر ملازمان کے عہدوں میں تنزل ہوئی۔

اسلامیہ کالج لاہور کے طلبہ کی تعداد ۲۰۰ ہے

حمیدیہ سکول کی ۵۰۰ - کل خرچ سالانہ ۳۴۲۵۵ روپیہ

کلکتہ ہائیکورٹ میں سید عبد الرحمن بیرسٹر اور مولوی حبیب اللہ ایڈیٹر پر بد عنوانی کا الزام ثابت ہوا

پورنیہ میں ایک عورت سے خلاف پیشہ زنا و کمانی اور درماہ کے لئے بالترتیب پریکٹس بیٹھنے سے محروم کئے گئے۔

اسبات پر عام راے متفق ہے کہ ملکہ معظمہ وکٹوریا کی دائمی یادگار کے لئے ۲۴ مئی کو عام تعطیل ہوا کرے۔

کلکتہ میں ٹرامویز کو بجائے دُخانی کے برقی کرنیکا انتظام ہو رہا ہے میونسپلٹی کے ساتھ شرایط طے پائیں۔

کلکتہ میں ایک فوجی گورے نے پہلی بیوی کے ہوتے دوسری شادی کرلی دو سال قید سخت کی سزا حاصل کی ہے۔

فرید کوٹ میں ٹیکا چیچک کی خوبی بیچانی گئی - مہاراجہ صاحب نے بر سر دربار رعایا کو اسکی تاکید فرمائی

گوآیا نام ہسپتال جہاز ہانگ کانگ سے ہند کو آیا - دورستہ میں سخت آگ لگی - لہذا اسکو واپس ہٹ جانا پڑا - چیف افسر اور دوم افسر نے کشتیاں لگائیں تپش کے باعث غش آلود حالت میں ہٹائے گئے پمپ کھولدئے گئے۔

تھم چین سے جو فوجیں واپس آئینگی خدمت جنگ کیلئے انکو ایکٹ ہ کی خاص خصت دیجائیگی۔

رنگون سے حجاز ریلوے معقول چندہ بزر یعہ ... قسطنطنیہ کو بھیجا گیا - سرگرمی ترقی پر ہے - جو وریاں مدراس نے حجاز ریلوے کے بارے میں پر زور مذہبی نوشتہ شایع کئے - پنجاب کے اسلامی اخبار بھی بدرجت

مصروف ہیں -

سورت میں ۱۴ مئی کو سخت آتشزدگی سے نقصان مال کے علاوہ کئی آدمی بھی جل مرے۔

لاہور میں جمعرات کی شام کو بادِ تند نے دل دہلا دیا - بارش نے اسکو گرادیا - خوب خوب شکار کئے گئے۔

نوشہرہ درگائی ریلوے بوجہ بارش کے ٹوٹ کے ٹوٹ گئی - کام بسرعت ہو رہا ہے - رخصت پر جو ملازم گئے ہوئے تھے وہ پھر کام میں مصروف کئے گئے۔

ہائیکورٹ کلکتہ میں مسٹر ڈونلڈ وائٹ بجرم جالسازی و دو دلیروں کے ماخوذ تھے حسب رائے جوری صاف بری ہو گئے۔

منشی امداد حسین کوتوال فرخ آباد خبر آئی ہے کہ ڈاکوؤں کے ہاتھ قتل ہوئے۔

نوجہ طاعون سیالکوٹ سے آنیوالوں کے لئے جموں میں معائنہ کی بندش کی گئی۔

مہاراجہ بڑودہ نے ریپریسنٹ اخبارات کی اسامیاں قائم کیں - عام خیال ہے کہ آزادی دی جائیگی

ہندوستان سے ایک اور پارسل ۱۲۰۰ اگرم کمروں کی جنوبی افریقہ کے بندرگاہ کو روانہ کیا گیا۔

نواب عماد نواز جنگ قدیم ۳۰ سالہ اہلکار حیدر آباد بحکم حضور نظام ملک بدر کئے گئے - بظاہر اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ نیشنل کانگریس کی طرفداری کی تھی ایسا ہی عتاب راجہ سری نواس راؤ پر ہوا۔

بشیر ہاٹ کے ساہوکار جوگیندر ناتھ تیواری کو ۳ مسلح ڈاکوؤں نے لوٹا تھا بکوشش پولیس سب گرفتار ہو گئے۔

مرادآبادی جناب میں بوجہ آسائش قمار بازی کارڈ درسے لائل پر میں ایکٹ قمار بازی توسیع کیا گیا۔

گورہ بازار کلکتہ کا گنج لال دت ۸ سال سے

یہ خبر کہ شاہ ایڈورڈ و چیدہ ہندی زرجکا بادشاہی گارڈ میں بھیجینگے افسوس غلط نکلی۔

محمود دہ زیر برون نے ایک لاکھ جرمانہ سے ۷۰ ہزار داخل کر دیا - شیخ بدین میں پیر برون کے چھاپہ کا خوف ہے۔

مسٹر پیل کی ہمشیرہ کلکتہ میں ایک کروڑپتی سے منسوب ہوئیں۔

درہ ہیٹر و سڑک ہنون بجانب شیخ بدین میں پر ٹانگہ ڈاک لاتے وہ سے بھٹانی قوم والے بجپئے گئے

نواکھالی کے مقدمہ صادق علی میں جو پری ملزم کو قصوروار ٹھہرایا - فیصلہ کا انتظار ہے۔

سلہٹ میں عجیب قسم کا سیاہ بخار جھلکہ صورت میں پھیل گیا - قبل مرنے کے مریض کا رنگ کالا ہو جاتا ہے

رنگون میں دخانی ٹریوے کمپنی کو سڑک صاف نہ رکھنے کے لئے اور ۴۰۰۰ جرمانہ ہوا - پہلے بھی ۱۲۰۰ ہو چکا ہے۔

مسٹر سی ڈبلیو رایٹ سابق سب ڈویژنل افسر کنڈرات بجرم فریب خود ہین جیفکورٹ رنگون میں مقدمہ

طاعونی شکار

تاریخ	مبتلا طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۱۸ر مئی	۴۳	۲۲	۱۴۵
۲۰ر "	۱۶	۴۴	۱۲۹
۲۱ر "	۴۸	۳۴	۱۴۹
۲۲ر "	۳۶	۳۴	۱۴۵
۲۳ر "	۱۹	۲۸	۱۴۰
۲۴ر "	۳۹	۲۴	۱۳۶
۲۵ر "	۳۴	۳۸	۱۶۸

مطبع حمیدی واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبد الحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپکر شایع ہوا